فہرست مضامین

علی محمد اینڈ سنز تاجر کتب نے گلفشن پریس سرینگر میں چھپا کر شائع کیا۔

لفظ اور حرف

انسان کی زبان سے جو مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ اُن کو لفظ کہا جاتا ہے۔ ان مختلف آوازوں کو ادا کرنے کے لئے ہر ایک لغت میں زبان کی حرکت کو مدِنظر رکھ کر چند حروف مقرر کئے گئے ہیں۔ اور ساری زبان کا دارو مدار انہی حروف پر ہوتا ہے۔ جن سے مل کر آگے کلام اور کلمات وغیرہ بنتے ہیں۔ ان کو حروف تہجی اور حروف ہجا کہتے ہیں؎

اردو زبان کے حروف تہجی کل اکاون ہیں؎

ا ۔ ب ۔ بھ ۔ پ ۔ پھ ۔ ت ۔ تھ ۔ ٹ ۔ ٹھ ۔ ث
ج ۔ جھ ۔ چ ۔ چھ ۔ ح ۔ خ ۔ د ۔ دھ ۔ ڈ ۔ ڈھ ۔ ذ
ر ۔ رھ ۔ ڑ ۔ ڑھ ۔ ز ۔ ژ ۔ س ۔ ش ۔ ص ۔ ض ۔ ط
ظ ۔ ع ۔ غ ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ کھ ۔ گ ۔ گھ ۔ ل ۔ لھ ۔ م
مھ ۔ ن ۔ نھ ۔ و ۔ ہ ۔ ء ۔ ی؎

اگر آپ ان حروف کو بجائے الف ۔ بے ۔ تے وغیرہ کے صرف ان کی آواز کے لحاظ سے پڑھیں اور پڑھائیں تو زیادہ آسانی رہے گی؎

حروف کی قسمیں

بیماری کے وقت انسان کے منہ سے "وای" کا کلمہ نکلتا ہے۔ اس کلمہ میں تین حرف ہیں۔ یہ تینوں حرف "حروف علت" کہلاتے ہیں۔ ان تین حروف کے علاوہ باقی سب حروف صحیح کہلاتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ حروف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف علت (۲) حروف صحیح ٭

حرکت و سکون

جس آواز کے ذریعہ سے حروف آپس میں ملائے جاتے ہیں۔ اُسے حرکت کہتے ہیں۔ حرکت کی تین قسمیں ہیں ٭

(۱) زبر (ـَ) یہ حرکت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے۔

(۲) زیر (ـِ) یہ حرکت حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے۔

(۳) پیش (ـُ) یہ حرکت حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے ٭

متحرک - جس حرف پر ان تینوں حرکتوں میں سے کوئی ایک حرکت آئے اُسے متحرک کہتے ہیں ٭

جزم - اس کی علامت (ـْ) ہے۔ یہ حرف کے اُوپر لکھی جاتی ہے۔ جزم کا دوسرا نام سکون بھی ہے ٭

مجزوم - وہ حرف جو تینوں حرکتوں سے خالی ہو۔ اُسے

مجزوم کہتے ہیں۔ مجزوم کو ہی ساکن بھی کہتے ہیں ؎

مشق

(۱) حروف کی تعداد کتنی ہے۔ تمام حروف کو اپنی کاپی پر لکھو ؎

(۲) لفظ کی تعریف کرو ؎

(۳) حروف کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۴) حروف علت کی تعریف کرو ؎

(۵) حرکت کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی شناخت بتاؤ ؎

(۶) سکون کی کیا تعریف اور پہچان ہے۔ ساکن کسے کہتے ہیں ؎

کلمہ اور مہمل

الف (۱) علم بڑی دولت ہے (۲) وطن کی خدمت کرو (۳) تندرستی ہزار نعمت ہے (۴) خدا ہمارا مالک ہے ؎ اُوپر کی چار مثالوں میں سے ہر ایک مثال سے ایک مطلب اور مفہوم سمجھ میں آرہا ہے۔ ایسی ہر بات جس سے سُننے والا مطلب حاصل کر سکے۔ کلام یا جملہ کہلاتی ہے۔ اُوپر کی چاروں مثالیں چار چار اجزاء سے مرکب ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک جزو پر لفظ کا اطلاق ہوتا ہے ؎

(ب) (۱) غنی ملک روٹی ووٹی کھا کر مدرسہ چلا گیا۔ (۲) آج آسمان پر بادل وادل نظر آتے ہیں (۳) کھانا وانا کھا کر

اُوپر کے جملوں کو غور سے پڑھو۔ دیکھو! دونوں جملوں میں ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں۔ پہلے جملے کا مطلب آسانی سے سمجھ آتا ہے۔ دوسرے جملے میں بھی پہلے ہی جملے کے سارے الفاظ ہیں۔ مگر مطلب کچھ بھی سمجھ نہیں آتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ اس دوسرے جملے کے الفاظ مناسب ترتیب میں نہیں۔ یعنی کلموں کی ترتیب اس طرح نہیں۔ جس طرح اُردو زبان بولنے والے بولتے ہیں۔ اس لئے کلام یا جملے میں الفاظ کی ترتیب بہت ضروری ہے۔ پس مستقل اور غیر مستقل کلموں کے باترتیب مجموعہ کو جس سے پورا مطلب سمجھ میں آجائے کلام یا جملہ کہتے ہیں۔

مشق

نیچے دئے ہوئے جملوں کو درست ترتیب سے لکھو:-

(۱) ہے شکر خدا کا۔ جس ہمیں نے بڑا نیک دل دیا وزیر۔
ہے مشہور کشمیر دُنیا میں۔ میں بہار کھلتے ہیں پھول۔
(۲) ہے یہ نصیحت ہماری۔ کرو ماں باپ کی عزت۔

مستقل کلموں کی موٹی تقسیم

ذیل کے جملوں کو پڑھو:-

(۱) رحیم آیا - رام پیاری گئی - اکرم بولا - مدن سویا ؏
(۲) گھوڑا دوڑا - کوّا اڑا - کُتا بھونکا - چیتا بھاگا ؏
(۳) بازار جا - کتاب دکھاؤ - باغ کی سیر کرو ؏
(۴) قلم لا - دوات لے جا - چاقو دے - کرسی پر بیٹھ - پتھر اُٹھا ؏

(الف) دیکھو رحیم - رام پیاری - اکرم اور مدن ایسے مستقل کلمے ہیں - جو خاص شخصوں کے نام ہیں - گھوڑا کوّا - کُتا اور چیتا مستقل کلمے ہیں - اور مختلف جانوروں کے عام نام ہیں ؏

اسی طرح بازار - کتاب اور باغ بھی مستقل اور مختلف جگہوں کے عام نام ہیں - قلم - دوات - چاقو - کرسی اور پتھر چیزوں کے عام نام ہیں ؏

اسی طرح دنیا کی ہر ایک چیز کے لئے کوئی نہ کوئی خاص نام یا عام نام ہوتا ہے - نام کو اسم کہتے ہیں ؏

(ب) اُوپر کے جملوں کا دوسرا حصہ - آیا - گئی - بولا سویا - دوڑا - اُڑا - بھونکا - بھاگا - جا - دکھا - سیر کرو - لا - لے جا وغیرہ - یہ الفاظ بھی مستقل کلمے ہیں - مگر کسی شخص یا چیز کے نام کو ظاہر نہیں کرتے - بلکہ کام کو ظاہر کرتے ہیں - کام کو فعل کہتے ہیں ؏

پس وہ مستقل کلمے جو کسی وقت میں کام کا کرنا یا ہونا

ظاہر کریں۔ **فعل** کہلاتے ہیں ؎

ج، ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھو ؎

رحیم اچھا ہے ۔ کملا خوبصورت ہے ۔ اکرم موٹا ہے ۔
کوّا کالا ہے ۔ چیتا خونخوار ہے ۔ چاقو تیز ہے ؎

ان جملوں میں اسموں کو چھوڑ کر باقی کلموں کو ہم دیکھتے ہیں ۔ جیسے اچھا ہے ۔ خوبصورت ہے ۔ موٹا ہے کالا ہے اور خونخوار ہے وغیرہ ۔ یہ بھی مستقل کلمے ہیں لیکن یہ نہ تو کسی شخص یا چیز کے نام کو ظاہر کرتے ہیں اور نہ کام کو ۔ بلکہ یہ اپنے سے پہلے اسم کے متعلق بتاتے ہیں ۔ کہ وہ کیسا ہے اور کس طرح ہے ؟ ۔ ایسے مستقل کلمے **صفت** کہلاتے ہیں ؎

د، ذیل کے جملوں کو پڑھو :-

اختر خوب پڑھتا ہے ۔ گھوڑا تیز دوڑتا ہے
گائے آہستہ چلتی ہے ۔ محمود اچانک آگیا ؎

ان جملوں میں اختر ۔ گھوڑا ۔ گائے اور محمود اسم ہیں ۔ پڑھتا ہے ۔ دوڑتا ہے ۔ چلتی ہے اور آگیا فعل ہیں ۔ اب رہے خوب ۔ تیز ۔ آہستہ اور اچانک کے مستقل کلمے یہ نہ تو کسی ذات یا چیز کے نام کو ظاہر کرتے ہیں ۔ اور نہ کام کو ظاہر کرتے ہیں ۔ اور نہ ہی یہ

اپنے سے پہلے اسموں کی صفت ہیں۔ بلکہ یہ تمام مستقل کلمے کام کی مختلف حالتیں بیان کرتے ہیں۔ ایسے کلموں کو جو فعل کی حالت بیان کریں۔ متعلق فعل کہتے ہیں۔ ان کا تعلق جملے کے فعل کے ساتھ ہوتا ہے ؎

مشق

نیچے کے جملوں میں اسم لگا کر جملہ پورا کرو !۔

علم بڑی دولت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پڑھی ہوئی عورت ہے ۔ گائے دودھ دیتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ لکھا پڑھا ۔ ۔ ۔ ہے ۔ جب بجلی چمکتی ہے تو انسان ڈر جاتا ہے اُستاد کرسی پر بیٹھا ہے ۔ ۔ کشمیر خوبصورت ملک ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے پھول ہیں۔ چشمہ شاہی کا پانی بہت ٹھنڈا ہے ؎

دوسری مشق

ان جملوں میں مناسب فعل لگاؤ !۔

آج رات کو مینہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شیر نے ہرن کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گرمی میں صبح چھ بجے سورج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رات کو آسمان پر چاند اور ستارے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ احمد بازار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رام خط ۔ ۔ ۔ ۔ شام نے روٹی ۔ کھو گئ

تیسری مشق

ان جملوں میں مناسب صفت لگاؤ:۔

. . . . آدمی کی ہر ایک عزت کرتا ہے۔ شیر بہت . خونخوار جانور ہے۔ بازار سے . . . . کھانڈ لاؤ۔ مجھے بہت چائے پسند ہے۔ . . . . نیت . . . . برکت . . . . اللہ کے نام پر فقیر جو خیرات کر ؎

چوتھی مشق

متعلق فعل لگا کر جملوں کو پورا کرو:۔

ہوا . . . . چلی۔ اپنے گھر . یہاں چلے جاؤ۔ آپ . جب . . فرماتے ہیں۔ باتیں . . . . . . بکری . سب . . . . دودھ دیتی ہے۔ موہن . . . . آگیا ؎

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) معرفہ (۲) نکرہ

اسم معرفہ کا بیان

شنکر داس ــــــ ایک خاص آدمی کا نام ہے ؎
مظفر آباد ــــــ ایک خاص شہر کا نام ہے ؎
پیرپنجال ــــــ ایک خاص پہاڑ کا نام ہے ؎
دریائے جہلم ــــــ ایک خاص دریا کا نام ہے ؎
دیکھو! شنکر داس۔ مظفر آباد۔ پیرپنجال۔ دریائے جہلم

یہ سب خاص نام ہیں۔ وہ اسم جو کسی خاص شخص یا خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو۔ وہ اسم معرفہ یا اسم خاص کہلاتا ہے۔

اسم نکرہ کا بیان

عام نام

(۱) آدمی سوتا ہے (۲) گائے جگالی کرتی ہے۔ (۳) طوطا اُڑتا ہے (۴) شیشہ ٹوٹتا ہے (۵) دریا بہتا ہے (۶) مکان میں رہتے ہیں۔

اُوپر کے جملوں کو غور سے پڑھو۔

دیکھو! آدمی۔ گائے۔ طوطا۔ شیشہ۔ دریا اور مکان اسم ہیں۔ لیکن ہر آدمی کو آدمی کہتے ہیں۔ ہر گائے کو گائے کہتے ہیں۔ ہر طوطے کو طوطا کہتے ہیں۔ ہر شیشہ کو شیشہ۔ ہر دریا کو دریا اور ہر مکان کو مکان۔ یہ کسی خاص شخص۔ جانور چیز یا جگہ کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس لیے یہ سب عام نام ہیں۔ وہ اسم جو اپنی جنس کے ہر فرد پر یکساں دلالت کرتا ہو۔ اسم عام یا اسم نکرہ کہلاتا ہے

مشق

محمود کتاب پڑھ رہا ہے۔ محمودہ چرخہ چلاتی ہے۔ باندی

باندی پورہ ایک قصبہ ہے۔ رفیق تکلی پر سُوت کات رہا ہے۔ باغ کی سیر اچھی ہے۔ مکان کو روز جھاڑو دینا چاہئے۔ مندر میں پُوجا کرتے ہیں۔ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں ۔

(۱) اُوپر کے جملوں میں اسمِ عام اور اسمِ خاص پہچانو ۔

اسم کی حالتیں

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) رفیق چلتا ہے (۲) ماسٹر صاحب نے رفیق کو مارا (۳) رفیق کا گھوڑا بھاگ گیا ۔

دیکھو - پہلے جملے میں **رفیق** اسم ہے - اور اس سے چلنے کا کام صادر ہو رہا ہے - یعنی رفیق چلنے کا کام کرتا ہے - کام کرنے والے کو **فاعل** کہتے ہیں - جملے میں اسم کی ایسی حالت کو **حالتِ فاعلی** کہتے ہیں - اس لئے رفیق حالتِ فاعلی میں ہے ۔

دوسرے جملے میں ماسٹر صاحب اور رفیق دونوں اسم ہیں - اس جملے میں ماسٹر صاحب کی وہی حالت ہے - جو رفیق کی پہلے جملے میں تھی - یعنی حالتِ فاعلی اور اس مثال میں رفیق ایسا اسم ہے - جس پر ماسٹر صاحب کے کام کا اثر پڑ گیا ہے یعنی رفیق پر مارنے کا کام واقع ہوا - جس اسم پر کام کا اثر پڑتا ہے اس کو **مفعول** کہتے ہیں - اور جملے میں اسم کی ایسی حالت کو

حالتِ مفعولی کہتے ہیں۔ اس لئے رفیق حالتِ مفعولی میں ہے۔

تیسرے جملے میں رفیق اور گھوڑا دونوں اسم ہیں۔ اور اس جملے میں رفیق نہ تو حالتِ فاعلی میں ہے اور نہ حالتِ مفعولی میں۔ لیکن گھوڑے کا (جو حالتِ فاعلی) میں ہے۔ رفیق سے ایک قسم کا ادھورا سا تعلق پایا جاتا ہے۔ اس ادھورے یا ناتمام لگاؤ اور تعلق کو جو دو اسموں میں پایا جاتا ہے۔ اضافت کہتے ہیں۔ اور اسم کی ایسی حالت کو حالتِ اضافی کہتے ہیں۔ اس لئے رفیق حالتِ اضافی میں ہے۔

مشق

نیچے دئے ہوئے جملوں میں جو اسم ہیں ان کی حالت بتاؤ

(۱) کوا اُڑے گا۔ روٹی کھائی گئی۔ رام تی بی بی سیتا باغ میں ہے۔ میں نے سیب خریدے۔ کشمیر کی آب وہوا خوشگوار ہے۔ کرپال سنگھ کی گائے پانچ سیر دودھ دیتی ہے۔

(۲) فاعل بتاؤ۔ کشمیری لال کل جموں جائیگا۔ میں کتاب پڑھ رہا ہوں۔ کوئی تم کو بلا رہا ہے۔ غلام محمد ذاتی سبق یاد کر رہا ہے۔

(۳) مفعول بتاؤ۔ شیو رتن نے گھوڑا خریدا۔ عزیز نے بخشی کو دس روپے دئے۔

قلم لاؤ۔ دوات لے جا۔ پانی پلاؤ۔

جملے میں فاعل مفعول اور فعل کی ترکیب

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) رام نے شام کو مارا ۔ اُستاد کرسی پر بیٹھا ہے ۔ لڑکے فٹ بال کھیل رہے ہیں ؀

ان جملوں میں رام ۔ اُستاد اور لڑکے فاعل ہیں ۔ شام ۔ کرسی اور فٹ بال مفعول ہیں ۔ مارا ۔ بیٹھا ہے ۔ کھیل رہے ہیں فعل ہیں ۔ اردو بولنے اور لکھنے کی یہی درست ترتیب ہے ۔ کہ پہلے فاعل ، پھر مفعول اور آخر پہ فعل ہو

(۲) غور سے پڑھو :-

رحیم آیا ۔ خالد سویا ۔ نندلال گیا ؀

دیکھو ! ان جملوں میں صرف فاعل اور فعل ہیں ۔ مفعول نہیں ۔ اس لئے فاعل کے ساتھ ہی فعل بھی آیا ہے ؀

(۳) ان جملوں کو بھی پڑھو :- روٹی کھائی گئی ۔ کتاب لکھی گئی ۔ کُتّا مارا گیا ۔

دیکھو ! ان جملوں میں مفعول بھی ہے ۔ اور فعل بھی ۔ لیکن فاعل نہیں بتایا گیا ۔ ایسے جملوں میں مفعول کے بعد ہی فعل بھی آتا ہے ؀

(۴) ان جملوں کو سوچ کر پڑھو :- کُتّا مر گیا ۔ آگ ۔

بجھ گئی - پانی جم گیا ؎
دیکھو! کسی نے کُتّے کو نہیں مارا - کسی نے آگ نہیں بجھائی - کسی نے پانی نہیں جمایا - بلکہ خود بخود کُتّا مر گیا - آگ بجھ گئی - پانی جم گیا - اس سے پایا جاتا ہے - کہ ان جملوں میں فاعل تو ہے لیکن مفعول نہیں ہے - ایسے جملوں میں بھی فعل آخر میں ہی آتا ہے -

مشق

درست ترتیب سے لکھو :-

(۱) گھوڑے کو چابک سے کوچوان نے مارا - بندوق سے چار شیر شکاری نے زخمی کئے - پیا میں نے ٹھنڈا پانی ؎

(۲) مدرسہ آیا رحیم - کمرے میں خالد بیٹھا ہے - سویا آرام سے رات بھر ہر نام ؎

(۳) چیز سڑی ہوئی کو مت کھاؤ - مارے گئے بے شمار لوگ ملک میں - دفناؤ مرے ہوئے کُتّے کو ؎

(۴) فرق بتاؤ - گھوڑا بھاگ نہ گیا - اور گھوڑا بھگایا گیا - میں آگ بجھ گئی اور آگ بجھائی گئی ہیں ؎

(۵) سویا - لایا - آیا - لکھا اور پڑھا - فعلوں کو اپنے جملوں میں "میں" "وہ" اور "اس نے" الفاظ بطور فاعل لگا کر استعمال کرو +

چلو بازار چلیں (۴) میرا آج سیر و یر کرنے کا خیال ہے ۔

دیکھو! اُوپر کے جملوں میں روٹی کے ساتھ ووٹی ۔ بادل کے ساتھ وادل ۔ کھانا کے ساتھ وانا اور سیر کے ساتھ ویر کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ۔ روٹی ۔ بادل ۔ کھانا اور سیر تو اپنے اندر ایک معنی اور مفہوم رکھتے ہیں ۔ مگر ووٹی ۔ وادل ۔ وانا اور ویر کے الفاظ بے معنی ہیں ۔

پس ان مثالوں کو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوا ۔ کہ لفظ کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) بامعنی لفظ (۲) بے معنی لفظ ۔

(۱) بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں (۲) بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں ۔ کتاب کے آنے والے صفحوں میں صرف بامعنی لفظ یعنی کلمہ پر بحث ہوگی ۔ کیونکہ گرائمر بامعنی الفاظ کے لئے ایک قانون ہے نہ کہ بے معنی الفاظ کے لئے ۔

مشق

نیچے لکھے ہوئے جملوں سے مہمل الفاظ چنو :-

(۱) بازار سے سودا سلف لاؤ ۔ اردو غلط سلط مت بولو ۔ جھگڑا وگڑا کرنا شریفوں کا کام نہیں ۔ زیادہ باتیں واتیں کرنا اچھا نہیں ۔ جماعت میں شور وور سے کیا فائدہ ؟ اب تو سردی شردی ختم ہو گئی ہے ۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں ۔ ہر ایک کی پانچ پانچ مثالیں دو ۔

(۳) دس بامعنی کلمے بناؤ ۔

(۴) گریمر کی کتاب میں کلمہ کی کونسی قسم پر بحث ہوتی ہے۔ اور کیوں؟

اجزاء کلام

(۱) خدا سب کا مالک ہے (۲) احمد گھوڑے پر سوار ہے (۳) محمود نے سبق پڑھا (۴) ماں باپ کی خدمت کرو۔

اُوپر کے جملوں میں خدا۔ سب۔ مالک۔ ہے۔ احمد۔ گھوڑا سوار ہے۔ محمود۔ سبق۔ پڑھا۔ ماں۔ باپ اور خدمت کرو۔ ایسے کلمے ہیں۔ جن کے معنے الگ الگ بولنے پر بھی سمجھ میں آتے ہیں۔ اس لئے ان کو مستقل کلمے کہتے ہیں۔ انہی جملوں میں کا۔ پر۔ نے اور کی ایسے کلمے ہیں۔ جو جملوں میں تو معنی دیتے ہیں۔ لیکن جب انہیں الگ الگ بولا جائے۔ تو کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے ان کو غیر مستقل کلمے یا حرف کہتے ہیں۔

مشق

(۱) مستقل اور غیر مستقل کلمے الگ الگ کرو۔

سرینگر کشمیر کا پایۂ تخت ہے۔ کشمیر کے جنوبی حصے کو مراج اور شمالی حصے کو کامراج کہتے ہیں۔

(۲) مناسب جگہ غیر مستقل کلمے لگا کر نیچے کے جملے مکمل کرو۔

(۱) کشتی . . . بیٹھ کر ڈل . . . سیر . . . مزہ ہے۔

(۲) کبوتر چھت ... بیٹھا ہے ۔

(۳) اپنے وطن ... محبت کرو ۔

(۴) رام ... ایک بھوکے آدمی ... روٹی کھلائی ۔

(۵) سرینگر ... تریہگام ... ساٹھ میل ... فاصلہ ہے ۔

جملہ یعنی کلام کے دو ضروری حصے

	مسند الیہ		مسند
(۱)	رام	———————	آیا
(۲)	رحیم	———————	عالم ہے
(۳)	احمد	———————	نے کتاب پڑھی

اُوپر کے جملوں میں "رام" کے متعلق بتایا گیا۔ کہ وہ "آیا" رحیم کے متعلق کہا گیا۔ کہ وہ "عالم" ہے۔ اور احمد کی بابت بتلایا گیا۔ کہ اُس نے "کتاب پڑھی"۔ جملہ یا کلام میں جس شخص یا چیز کے متعلق کچھ کہا جائے۔ اس کو مسند الیہ کہتے ہیں ۔

اور جو کچھ کسی شخص یا چیز کے متعلق کہا جائے۔ اُس کو مسند کہتے ہیں ۔ پس جملے کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ کسی آدمی۔ جانور جگہ یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ جس کے متعلق کچھ کہا جاتا ہے اس کو مسند الیہ کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ وہ ہے جو اس نام

کے متعلق یہ بتائے کہ وہ کیسا ہے؟ یا اس نے کیا کیا۔ یا کیا کرتا ہے؟ یا کرے گا؟ اس کو مسند کہتے ہیں۔ اردو میں مسند الیہ پہلے اور مسند بعد میں آتا ہے۔ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ اور مسند کبھی اسم اور کبھی فعل ۔

مشق

نیچے کے جملوں کو درست کر کے اپنی کاپی پر لکھو:-

(۱) (۱) دانا احمد ہے (۲) دیتی ہے انڈے مرغی (۳) دوڑتا ہے گھوڑا بہت تیز ۔

(۲) ذیل کے ناموں کو مسند الیہ کے طور پر استعمال کرو:-

کتاب ۔ قلم ۔ چاقو ۔ میز ۔ کرسی ۔ استاد ۔

(۳) نیچے دئے ہوئے الفاظ کو مسند کے طور پر جملوں میں استعمال کرو:-

اچھا ہے ۔ دانا تھا ۔ لکھتا رہا ۔ خوبصورت تھی ۔ تیز فہم لڑکا ہے ۔

(۴) ان جملوں سے مسند الیہ اور مسند الگ کرو:-

روٹی کھائی گئی ۔ تلوار چلی ۔ باورچی کھانا پکاتا ہے ۔ کشمیر ٹھنڈا ملک ہے ۔ خط لکھا گیا ۔ گویا گاتا ہے ۔

ترتیب کلام

(۱) پانی سورج کی گرمی سے بخارات بن کر اڑتا ہے ۔

(۲) ہے سورج پانی کی بخارات گرمی بن کر سے اڑتا ۔

جنس

نیچے دئے ہوئے جملوں کو ساتھ پڑھو:-

(۱) محمود آیا .... محمودہ آئی

(۲) لڑکا آیا ~~~ لڑکی آئی

(۳) باپ ہنسا ~~~ ماں ہنسی

(۴) بھائی رویا ~~~ بہن روئی

(۵) گھوڑا دوڑا ~~~ گھوڑی دوڑی

اُوپر کے جملوں میں محمود - لڑکا - باپ - بھائی اور گھوڑا سب نر ہیں۔ محمودہ - لڑکی - ماں - بہن اور گھوڑی مادہ ہیں۔ مادہ کو مؤنث کہتے ہیں۔ جانداروں میں نر اور مادہ سچ مچ کے ہوتے ہیں۔ اس واسطے ان کی جنس حقیقی کہلاتی ہے۔ نر کی جنس کو مذکر حقیقی اور مادہ کی جنس کو مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔

مشق

موزوں الفاظ لگا کر جملوں کو مکمل کرو:-

(۱) باپ آیا ۔ ۔ ماں ۔ ۔ ۔ بھیڑ چرائی ۔ مینڈھا ۔ اور کبوتر اڑ گیا ۔ کبوتری ۔ ۔

(۲) بتاؤ ان کی مؤنث کیا ہیں؟

اندھا - برہمن - نائی - مالی - گڑیا - ناگ - راجہ - دیو - بندر - کتا اور گدھا۔

بے جان اسموں کی جنس ۱

ع ۱ ان جملوں کو پڑھو:-

پیالہ گرا - پیالی گری - چھُرا کھویا گیا - چھری کھوئی گئی - شیشہ ٹوٹا - شیشی ٹوٹی ؂

دیکھو! اُوپر کے جملوں میں سب چیزیں جن کے لئے پیالہ - پیالی - چھُرا - چھری - شیشہ - شیشی کے اسم آتے ہیں - بے جان ہیں - ان میں حقیقی جنس تو نہیں - لیکن اردو میں بڑائی اور چھوٹائی کے موجب ایک کو نر دوسرے کو مادہ فرض کیا گیا ہے ؂

پیالہ - چھُرا اور شیشہ مذکر ہیں - پیالی - چھُری اور شیشی مؤنث ہیں ؂

مشق

جنس کے لحاظ سے مناسب فعل لگا کر جمع بناؤ:-

برچھا . . . . . برچھی . . . . . پہاڑ . . .
موٹا . . . . . موٹی . . . . . پہاڑی . . .
کٹورا . . . . . کٹوری

بے جان اسموں کی جنس ع ۲

ان جملوں کو ساتھ ساتھ پڑھو:-

دن آیا . . . . رات آئی . . . . گھر بنا . . . . دیوار بنی . . .
بادل برسا . . . بارش برسی . . . کھانا پکا - روٹی پکی . . .

دیکھو! ان جملوں میں نہ تو نر کے مقابلے میں مادہ ہے اور نہ ہی کسی قسم کی چھوٹائی بڑائی پائی جاتی ہے۔ بلکہ سب چیزیں الگ الگ ہیں مگر ان میں دن۔ گھر۔ بادل۔ کھانا مذکر فرض کئے گئے ہیں۔ اور رات دیوار۔ بارش اور روٹی فرضی طور پر مؤنث ہیں۔ اُردو میں کوئی ایک ایسا اسم نہیں۔ جو فرضی طور پر مذکر یا مؤنث نہ ہو۔ یہ زبان کے محاورے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوئی خاص قاعدہ ان کے لئے مقرر نہیں۔ عام طور پر جس اسم کے آخر میں (ا) یا (ہ) ہو وہ مذکر ہوتا ہے۔ اور جس اسم کے آخر میں (ی) ہو۔ وہ اکثر مؤنث بولا جاتا ہے۔ جن الفاظ کے آخری حرف۔ ت۔ ٹ۔ ن۔ نی یا ائی ہو۔ وہ عموماً مؤنث ہوتے ہیں۔

قاعدوں سے مستثنےٰ ؛

دوا۔ فاختہ۔ دعا مؤنث ہیں۔ ہاتھی۔ موتی۔ دھوبی۔ دہی۔ گھی۔ پانی مذکر ہیں۔ اسی طرح شربت۔ مرگھٹ وغیرہ بھی مذکر ہیں ؛

مشق

مذکر اور مؤنث الفاظ کی الگ الگ فہرست بناؤ

چیل۔ قلم۔ جگنو۔ مدرسہ۔ گدھیا۔ لومڑی۔ شام۔ صبح۔ دوپہر تعویذ۔ تقدیر۔ درد۔ دوا۔ چلن ؛

مکمل کرو!

فلم ٹوٹ . . . . یہ . . . . . . عمارت ہے۔
نہ گھر کس . . . . . . بارش سے دیوار . . . .

گنتی کے رو سے اسم میں تبدیلی

واحد	جمع
لڑکا پڑھتا ہے	لڑکے پڑھتے ہیں
لڑکی پڑھتی ہے	لڑکیاں پڑھتی ہیں
گھوڑا کھڑا ہے	گھوڑیاں کھڑی ہیں
پیالہ ٹوٹا	پیالے ٹوٹے
عورت چلتی ہے	عورتیں چلتی ہیں

اُوپر کے جملوں میں لڑکا۔ لڑکی۔ گھوڑا۔ گھوڑی۔ پیالہ اور عورت گنتی کے رو سے صرف ایک ایک کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایک کو واحد کہتے ہیں۔ لڑکے۔ لڑکیاں۔ گھوڑے۔ گھوڑیاں۔ پیالے اور عورتیں گنتی کے رو سے ایک سے زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔ ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔

واحد سے جمع بناتے ہیں اگر واحد مذکر اسم کا آخری حرف (ا، یا (ہ) ہو تو "ے" (یعنی یائے مجہول) سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے بندہ سے بندے۔ پیالہ سے پیالے۔ لڑکا سے لڑکے گھوڑا سے گھوڑے۔

واحد سے جمع بنانے میں اگر واحد مؤنث اسم کا آخری حرف "ی" (یائے معروف) ہو تو اس کے آگے ا۔ ں بڑھاتے ہیں جیسے گھوڑی۔ گھوڑیاں۔ صراحی۔ صراحیاں۔ لڑکی۔ لڑکیاں۔ پیالی۔ پیالیاں۔ اگر واحد مؤنث اسم کے آخر میں یا دی یا نہ ہو تیں لگاتے ہیں۔ جیسے عورت۔ عورتیں۔ دوات۔ دواتیں۔ دیوار۔ دیواریں۔

مشق

جمع بنانے کے بعد اپنے جملوں میں استعمال کرو:-

مرغی۔ میز۔ سورج۔ چاند۔ اخبار۔ درخت۔ گھر۔ ہاتھی۔ روٹی جھیل۔ دریا۔ شیشہ۔ بندہ اور لکڑی۔

واحد کس کو کہتے ہیں؟ اور جمع کس کو؟

احمد۔ رام۔ کرپال کی جمع بناتے ہیں کیا دقت ہے؟

ضمیر

ان جملوں کو پڑھو:-

(۱) رام کو پکارا۔ مگر رام رام کے گھر سے نہ نکلا۔ اب رام کے ساتھ بات نہ کرنا (۲) رام کو پکارا۔ مگر وہ اپنے گھر سے نہ نکلا۔ اب اس کے ساتھ بات نہ کرنا (۳) ناصر مدرسہ آیا۔ اور ناصر نے ناصر کے اُستاد کو کہا کہ ناصر کی ماں میکے جا رہی ہے۔ اس لئے آج ناصر

کو رخصت چاہیئے۔ تاکہ ناصر ناصر کی ماں کے ساتھ جاسکے۔

(۴) ناصر مدرسہ آیا۔ اور اس نے اپنے اُستاد سے کہا۔ کہ میری ماں میکے جارہی ہے۔ اس لیئے آج مجھے رخصت چاہیئے تاکہ میں اپنی ماں کے ساتھ جاسکوں ؂

ان جملوں کو غور سے پڑھنے کے بعد صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے جملے میں رام کا نام۔ اور تیسرے جملے میں ناصر کا نام اس کثرت سے آیا ہے۔ کہ طبیعت اُکتا جاتی ہے۔ اور کانوں کو بُرا معلوم ہونے لگتا ہے۔ مگر دوسرے اور چوتھے جملے تمام ہیں ذرا سی سے کلام میں صفائی پیدا ہوگئی اور دقت رفع ہوگئی ؂

پہلے جملے میں رام کا نام بار بار آیا۔ اس کے بدلے وہ اپنے اور اس دوسرے جملے میں لائے گئے ؂

تیسرے جملے میں ناصر کا نام جو بار بار آیا۔ چوتھے میں اس کے بدلے اس۔ اپنے۔ میری۔ مجھے۔ میں اور اپنی کے الفاظ لگا دیئے گئے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس طرح سے مطلب اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے ایسا لفظ جو نام کے بجائے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسم ضمیر کہلاتا ہے ؂

مشق

ان جملوں میں ضمیریں بتاؤ:-
اکرم نے اپنی کتاب کھو ڈالی ۔ پریم کو نہ مارو ۔ وہ شور نہیں کرتا۔ ماسٹر صاحب بندہ آپ کے گھر آیا ۔ لیکن جناب باہر گئے ہوئے تھے ۔ میری کتاب کہاں ہے ۔ بھائی تم نے تو نہیں اٹھائی ۔

ضمیر شخصی

ان جملوں کو ساتھ ساتھ پڑھو:-

	واحد	جمع
(۱)	میں مدرسہ آیا	ہم مدرسہ آئے
(۲)	تو کہاں تھا	تم کہاں تھے
(۳)	وہ چلا گیا	وہ چلے گئے

ان جملوں میں ایک بولنے والے شخص نے اپنے نام کے بدلے **میں** استعمال کیا ہے ۔ اور ایک سے زیادہ بولنے والوں نے اپنے ناموں کے بجائے **ہم** استعمال کیا ہے ۔ بولنے والا جب ایک ہی شخص کے ساتھ بات کرتا ہے تو سننے والے کے نام کے بدلے **تو** استعمال کرتا ہے ۔ اگر سننے والے ایک سے زیادہ ہوں تو **تم** استعمال کرتا ہے ۔

۲۔ اگر دو شخص کسی تیسرے کا ذکر کر رہے ہوں ۔ اور وہ ان کے ساتھ نہ ہو ۔ تو اس کے نام کے بجائے **وہ** استعمال

کرتے ہیں ۔

۳۷۔ اب ادب کا لحاظ مدنظر رکھ کر **تُو** کے بجائے **تم** اور **تم** کے بجائے **آپ** استعمال کرتے ہیں ۔

چونکہ میں۔ ہم۔ تو۔ تم اور وہ شخصوں کے ناموں کے بجائے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو **ضمیر شخصی** کہتے ہیں ۔

بولنے والے کو **متکلم** کہتے ہیں۔ اس لئے **میں** اور **ہم** ضمیر متکلم ہیں۔ جس سے بات کی جائے۔ اس کو **مخاطب** کہتے ہیں۔ اس لئے **تو** اور **تم** **ضمیر مخاطب** ہیں۔ جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ چونکہ وہ کسی اور جگہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو **غائب** کہتے ہیں۔ پس وہ **ضمیر غائب** ہے ۔

اب تم سمجھ گئے۔ کہ ضمیر شخصی تین طرح کی ہوتی ہے ۔

(۱) ضمیر متکلم	(۲) ضمیر مخاطب	(۳) ضمیر غائب
واحد ۔ جمع	واحد ۔ جمع	واحد ۔ جمع

ضمیریں بتاؤ

(۱) آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ بندہ کل حاضر ہوگا۔ میں کل امیرا کدل میں آپ سے ملوں گا ۔

جب ہم ہری سنگھ پارک سے گزرے۔ تو وہ کھیل رہی تھیں ان کو کل ہم نے سری رنبیر ہائی سکول میں پڑھاتے دیکھا ۔

ضمیرِ شخصی کی حالتیں

ذیل کے جملوں کو پڑھو:-

ضمیرِ متکلم		ضمیرِ مخاطب		ضمیرِ غائب
(۱) میں چلا	(۴)	تو چلا	(۷)	وہ چلا
(۲) مجھ کو قلم چاہیئے	(۵)	تجھ کو قلم چاہیئے	(۸)	اس کو قلم چاہیئے
(۳) میرا کوٹ کہاں ہے	(۶)	تیرا کوٹ کہاں ہے	(۹)	اس کا کوٹ کہاں ہے

اُوپر کے جملوں میں **میں۔ مجھ کو** اور **میرا ضمیرِ متکلم** ہیں۔
مثال ۱ میں **میں** کی ضمیر فاعل کے بجائے استعمال کی گئی ہے اس لئے **میں** حالت فاعلی میں ہے۔

مثال ۲ میں **مجھ کو** کی ضمیر مفعول کی جگہ لائی گئی ہے۔ اس لئے "مجھ کو" **حالتِ مفعولی** میں ہے۔

مثال ۳ بولنے والا کوٹ سے تعلق ظاہر کر رہا ہے۔ اس لئے **میرا**۔ **حالتِ اضافی** میں ہے۔ اسی طرح **تو**۔ **تجھ کو** اور **تیرا**۔ **ضمیرِ مخاطب** ہیں۔ "**تو**" حالت فاعلی میں ہے۔ "تجھ کو" حالت مفعولی میں ہے۔ اور **تیرا** اضافی حالت میں ہے۔ "**وہ**"۔ "**اس کو**" اور "**اس کا**" ضمیرِ غائب ہیں۔ "**وہ**" **فاعلی** حالت میں ہے "**اس کو**" **مفعولی** حالت میں ہے۔ اور "**اس کا**" **اضافی** حالت میں ہے پس

معلوم ہُوا کہ اسم کی طرح ضمیر کی بھی تین حالتیں ہیں۔ فاعلی مفعولی۔ اور اضافی ؎

ضمیر کی گردان

فاعلی حالت	واحد مذکّر	جمع مذکر	واحد مؤنّث	جمع مؤنث
مُتکلم	میں آیا	ہم آئے	میں آئی	ہم آئے
مخاطب	تو آیا	تم آئے	تو آئی	تم آئیں
غائب	وہ آیا	وہ آئے	وہ آئی	وہ آئیں

ضمیر غائب کے ساتھ جب "نے" آتا ہے۔ تو واحد میں "وہ" کی تبدیلی "اس سے" اور جمع میں "انہوں" سے ہو جاتی ہے۔ جیسے "وہ نے کیا" غلط ہے۔ اُس نے کیا۔ انہوں نے کیا اس کی صحیح صورت ہے ؎

مفعولی حالت

مفعولی حالت	واحد مذکّر یا مؤنّث	جمع مذکر یا مؤنث
مُتکلم	مجھے دیا (مجھ کو دیا)	ہمیں دیا (ہم کو دیا)
مخاطب	تجھے دیا (تجھ کو دیا)	تمہیں دیا (تم کو دیا)
غائب	اسے دیا (اس کو دیا	انہیں دیا (ان کو دیا)

اضافی حالت

اضافی حالت میں ضمیر کی تذکیر و تانیث مضاف کے مطابق ہوتی ہے۔

اضافی حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میرا گھر	ہمارا گھر	میری دیوار	ہماری دیوار
مخاطب	تیرا گھر	تمہارا گھر	تیری دیوار	تمہاری دیوار
غائب	اس کا گھر	ان کا گھر	اُس کی دیوار	اُن کی دیوار

نیچے دئے ہوئے جملوں کو غور سے ساتھ پڑھو:-

متکلم- میں میرا سبق یاد کر رہا ہوں۔ میں اپنا سبق یاد کر رہا ہوں

مخاطب۔ تم تمہاری کتاب پڑھ رہے ہو۔ تم اپنی کتاب پڑھ رہے ہو۔

غائب۔ وہ اس کے مکان میں ہے۔ وہ اپنے مکان میں ہے۔

اُوپر کے جملوں میں میرا۔ تمہاری۔ اس کے یا ان کے کانوں کو ناخوشگوار معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے بجائے اپنا۔ اپنی اور اپنے لانے سے اوّل تو یہ دقت دور ہوتی ہے۔ اور پھر ضمیر فاعلی کو اضافی میں لانے کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

مشق

ضمیر شخصی معلوم کر کے ان کی حالت بتاؤ:-

(۱) کشمیر ہمارا وطن ہے (۲) میں نے آپ کو سلام کیا (۳) تم مجھے کہاں ملو گے (۴) تمہارا گھر کہاں ہے (۵) ہماری بات تو سنو۔ (۶) میری کتاب لا دو (۷) اس باغ میں ہمارا مدرسہ ہے (۸) یہ میرا اپنا خیال ہے (۹) اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے (۱۰) بندہ کل حاضر ہوگا۔ آپ تشریف لے جائیں۔

ضمیر اشارہ

ان جملوں کو پڑھو:-

(۱) یہ کتاب میری ہے (۲) وہ کتاب تمہاری ہے

(۳) یہ پہاڑی نزدیک ہے (۴) وہ پہاڑ دُور ہے

"یہ" اور "وہ" نزدیک اور دُور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کی ضمیریں ہیں۔ "یہ" نزدیک چیز کے لئے اور "وہ" دُور چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ان کو **ضمیر اشارہ** کہتے ہیں۔ نزدیک کو **قریب** کہتے ہیں۔ اور دُور کو **بعید**۔ اس لئے "یہ کتاب میری ہے"۔ میں ضمیر اشارہ قریب ہے۔ اور وہ کتاب میں ضمیر اشارۂ بعید ہے۔ جس ضمیر سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ **ضمیر اشارہ** کہلاتی ہے۔ اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ مشارٌ الیہ کہلاتی ہے۔

مشق

(۱) درست کرو۔ اور بتاؤ۔ کہ کیا تبدیلی ضمیروں میں واقع ہوئی ہے؟

(۱) یہ آدمی کو دیکھو (۲) یہ آدمیوں کو بُلاؤ (۳) وہ درخت اس سال میوہ نہیں دیا۔ (۴) وہ درختوں نے اس سال میوہ نہیں دیا۔

(۲) نیچے دیئے ہوئے جملوں میں کس قسم کی ضمیریں برتی گئی ہیں؟
یہ میری ٹوپی ہے۔ وُہ تمہارا گھوڑا ہے۔ اس کا گھوڑا دُور ہے
یہ کس کا گھر ہے؟

(۳) اشارۂ قریب اور اشارۂ بعید کی آٹھ ایسی مثالیں لکھو۔ جو
اس کتاب میں نہ ہوں ؂

ضمیر موصول

(۱) جس آدمی نے مجھے کتاب دی تھی۔ وہ آج پھر آیا ؂

(۲) جونسی کتاب تمہیں پسند ہو خرید لو ؂

(۳) جو لڑکا محنت کرتا ہے۔ کامیاب ہوتا ہے ؂

پہلی مثال میں "جس آدمی نے مجھے کتاب دی تھی"۔ ایک جملہ ہے۔
لیکن پورا مطلب اس وقت تک اس سے حاصل نہیں ہوتا۔
جب تک کہ اس کے ساتھ "وہ آج پھر آیا ہے"۔ دوسرا جملہ
نہ ملائیں۔ یہی حال دوسری اور تیسری مثال کا بھی ہے۔
ایسی ضمیر کو جس کے ساتھ جب تک دوسرا جملہ نہ ملایا جائے
پورا پورا مطلب حاصل نہ ہو ضمیر موصول کہتے ہیں۔ تبدیلی کی
صورت میں جو کے بدلے جس۔ جن۔ جنہوں۔ جونسا۔
جونسی وغیرہ لائے جاتے ہیں ؂

مشق

درست کر کے لکھو :-

(۱) جو کو تم بلاتے تھے وہ آگیا ۔ جو کو تم بلاتے تھے وہ آگئے ۔
یہ کام جو اُنے کیا ہے ۔ وہ اچھا ہے ۔ یہ جو نے کیا ہے ۔
وہ اچھے ہیں ۔

(۲) ضمیر موصول کی چند اور مثالیں بتاؤ ۔

ضمیر استفہام

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) یہ کیا ہے ؟ (۲) وہ کون ہے ؟
کسی چیز کے متعلق پوچھنے کے لئے کیا بولتے ہیں ۔ اور
کسی آدمی کے متعلق پوچھنے کے لئے کون بولتے ہیں ۔
جو ضمیر پوچھنے کے لئے بولی جاتی ہے ۔ اسے
ضمیر استفہام کہتے ہیں ۔
تبدیلی کی صورت میں کیا کے بدلے کیسا ۔ کیسی ۔ کیسے
اور کون کے بدلے کونسا ۔ کونسی اور کونسے بولتے ہیں ۔

مشق

(۱) اپنے جملوں میں کیا ۔ کون ۔ کیسا ۔ کیسی ۔ کیسے ۔ کونسا ۔ کونسی
اور کونسے استعمال کرو ۔

(۲) ضمیر استفہام بتاؤ ۔ تم کہاں تھے ؟ کدھر جاؤ گے ؟ کب واپس

آؤگے؟ کتنے روپے مانگتے ہو؟

ضمیر تنکیر

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) یہاں کوئی ہے - یہاں کوئی نہیں ہے (۲) مجھے بھی کچھ دے دو - اچھا لیجئے

پہلی مثال میں کوئی غیر معین آدمی کے نام کے بدلے لایا گیا ہے - دوسری مثال میں کچھ اور کسی غیر مقرر چیز کے لیئے لایا گیا ہے ؛

ایسی ضمیروں کو جو غیر معین شخص یا چیز کے لیئے استعمال ہوتی ہیں ضمیر تنکیر کہتے ہیں - تبدیلی کی صورت میں کوئی کسی سے بدل جاتا ہے ؛

مشق

درست کرو :-

(۱) کوئی نے بات نہیں کی - میں نے کوئی کو نہیں بلایا ؛

(۲) "کوئی" اور "کچھ" ضمیریں اپنے جملوں میں استعمال کرو ؛

(۳) ضمیر استفہام اور تنکیر میں تم نے کیا فرق معلوم کیا ؟

صفت

(۱) موہن اچھا لڑکا ہے - موہن بڑا لڑکا ہے ؛

(۲) سرینگر بڑا شہر ہے۔ اسلام آباد خوبصورت قصبہ ہے
(۳) رمضان وفادار نوکر ہے (۴) میں نے کالا گھوڑا خریدا ۔
اُوپر کے جملوں میں سوہن۔ موہن۔ سرینگر۔ اسلام آباد
رمضان اور میں خاص نام اور ضمیر ہیں۔ لڑکا۔ شہر۔
قصبہ۔ نوکر اور گھوڑا عام نام ہیں ۔
اچھا۔ بُرا۔ بڑا۔ خوبصورت۔ وفادار اور کالا کے الفاظ
یہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ نام رکھنے والے کیسے اور کس طرح کے ہیں۔
ایسے لفظ جو یہ بتائیں۔ کہ کوئی شخص یا چیز کیسی اور
کس طرح کی ہے۔ اسم صفت کہلاتے ہیں۔ چیز یا شخص کو
موصوف کہتے ہیں۔

مشق

صفت موصوف معلوم کرو :-

جامع مسجد بڑی عمارت ہے۔ یہ لال ٹوپی ہے۔ محمود
ہوشیار لڑکا ہے۔ کُتا وفادار جانور ہے۔ یہ خوبصورت اور خوشبودار
پھول ہے ۔

صفت کی قسمیں

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) اکرم اچھا آدمی ہے (۲) وہ بڑا محنتی ہے (۳) شہری لوگ باادب
ہوتے ہیں (۴) دیہاتی لوگ طاقتور ہوتے ہیں (۵) مدرسہ دس بجے

کھلتا ہے - اور چار بجے بند ہوتا ہے (۶) آج بھادوں کی بارھویں تاریخ ہے (۷) دریا میں بہت پانی ہے (۸) اس دوات میں تھوڑی روشنائی ہے (۹) آپ سا (آپ جیسا) مہربان کون ہے (۱۰) ویسا آدمی کہاں ملے گا ٭

دیکھو - **اچھا** اور **محنتی** ہونے کی صفات موصوفوں کی ذاتوں میں ہیں - اس لئے ایسی صفت کو جو ذات میں ہو **صفت ذاتی** کہتے ہیں - شہری یعنی شہر کا رہنے والا - دیہاتی دیہات کا رہنے والا - ان کی نسبت شہر اور دیہات سے ہے - ایسی صفت کو جو تعلق ظاہر کرے **صفت نسبتی** کہتے ہیں - دس بجے اور چار بجے میں دس اور چار گھنٹوں کی تعداد بتاتے ہیں - ایسی صفت کو **صفت عددی** کہتے ہیں ٭

بارھویں تاریخ میں "بارھویں" عدد کے ساتھ درجہ بھی بتا رہا ہے - اس کو **صفت عددِ ترتیبی** کہتے ہیں - یہ گنتی مرتبہ - درجہ یا ترتیب ظاہر کرتا ہے ٭

بہت پانی میں "بہت" پانی کی زیادتی اور تھوڑی روشنائی میں - روشنائی کی کمی "تھوڑی" کا لفظ بتا رہا ہے - زیادتی یا کمی کو مقدار کہتے ہیں - ایسی صفت کو **صفت مقداری** کہتے ہیں "آپ سا" سے حاضر کی صفت اور "ویسا" سے غائب کی صفت کی جاتی ہے - چونکہ ایسی صفت نام کے بدلے بھی

استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی صفت کو صفت ضمیری کہتے ہیں ؛

اوپر کی مثالوں اور تشریح سے تمہیں معلوم ہوا کہ اردو میں پانچ طرح کی صفتیں ہیں :- ذاتی۔ نسبتی۔ عددی۔ مقداری ضمیری۔ بتاؤ ان جملوں میں کونسی صفتیں ہیں ؟۔

محمود بڑا شریف لڑکا ہے۔ کچھ نہ کچھ کام کرنے میں مزہ ہے۔ کچھ سیب مجھے بھی دو۔ ایک گز کھادی کی قیمت تین آنے ہے۔ کھادی گھر کے پانچویں کمرے میں کیا ہے۔ کیا تم ایسا کھدر بن سکتے ہو۔ مجھے دس گز کھدر چاہیئے کشمیری ٹکلی اچھی نہیں ؛

صفت نسبتی اور صفت عددی کی پانچ پانچ مثالیں دو ؛

مصدر

ان جملوں کو ساتھ غور سے پڑھو :-

فعل	مصدر
(۱) شام روٹی کھاتا ہے۔	پیٹ بھر کھانا بُرا ہے۔
(۲) امین صبح سویرے نہاتا ہے۔	صبح کا نہانا اچھا ہے۔
اسم فاعل	**مصدر**
(۳) کریم ہنس مکھ لڑکا ہے	کریم ہنسنا چاہتا ہے۔

مصدر	اسم مفعول
(۷) کسی کو مارنا اچھا نہیں	(۴) مرا ہوا کُتا کہاں ہے
مصدر	اسم حالیہ
(۸) راستے میں ہنسنا نہیں چاہیے	(۵) وہ ہنستا ہوا جاتا ہے
مصدر	حاصل مصدر
(۹) مجلس میں زور سے ہنسنا بے ادبی ہے	(۶) مجھے ہنسی آگئی

دیکھو دائیں طرف کے الفاظ کھاتا ہے - نہاتا ہے - ہنس مکھ - مرا ہوا - ہنستا ہوا اور ہنسی - بائیں طرف کے الفاظ کھانا - نہانا - ہنسنا اور مارنا سے بنتے ہیں - اور یہ سارے لفظ کاموں کے نام ہیں - ایسے کلموں کو جو کاموں کے نام ہوں اور اُن سے فعل اور دوسرے اسم بنیں مصدر کہتے ہیں - اس کی علامت آخر میں "نا" ہے - بعض جامد اسموں کے آخر میں بھی "نا" ہوتا ہے - مگر وہ مصدر نہیں ہوتے اس واسطے یہ یاد رکھنا چاہیئے - کہ اگر "نا" گرا کر باقی فعل امر رہ جائے - تو وہ یقیناً مصدر ہوگا - اور اگر ایسا نہ ہو - تو وہ مصدر نہیں ہوگا - بلکہ کوئی جامد اسم ہوگا ٭

مشق

مصدر پہچانو :-

(۱) نانا ! راستے میں گنا چبانا اچھا نہیں - پُرانا تانا بُننا مشکل

ہوتا ہے - کسی کا دل دکھانا بُرا ہے - بچوں کو کھیلنا کودنا چاہئے
بنانا آسان نہیں بگاڑنا آسان ہے ؛

(۲) وہ گیا - وہ جاتا ہے - کے فعلوں کے مصدر بناؤ ؛

فعل

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) عبد اللہ (مدرسہ) آیا (۲) صالح چلتا ہے (۳) کرپال آئیگا (۴) وہ بھی آئیں (۵) اپنا سبق یاد کر (۶) غریب کو مت مارو (۷) وہ روٹی کھا کر چلا گیا ؛

ان مثالوں میں آیا - چلتا ہے - آئیگا - آئیں - یاد کر - مت مارو اور کھا کر چلا گیا ایسے الفاظ ہیں جو کسی نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرتے ہیں - ان کو **فعل** کہتے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ وقت کا خیال بھی پیدا کرتے ہیں - اس لئے وہ کلمہ جس سے کسی وقت میں کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو **فعل** کہلاتا ہے ؛

مشق

فعل بتاؤ :-

میرا لکّا کون لے گیا - رگھناتھ باریک سُوت کاتتا ہے
تم کل کہاں جاؤ گے - ہم پانپور کھادی گھر دیکھنے جائیں گے -
اپنے کھیت میں بیج بوؤ - پہلے کھاد ڈالو - خالد سمجھدار ہے

مسعود مار آگیا۔

وقت (زمانہ)

وقت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھو:۔

(۱) عبداللہ آیا (۲) صالح چلتا ہے (۳) کرپال آئیگا۔

(۴) ہم بھی آئیں۔

مثال نمبر (۱) سے یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ عبداللہ آنے کا کام ختم کر چکا ہے۔ اور وہ وقت گزر گیا ہے۔ جس وقت وہ آنے کا کام کرتا تھا۔ گزرے ہوئے وقت کو زمانۂ **ماضی** کہتے ہیں۔

مثال نمبر (۲) سے یہ معلوم ہو رہا ہے۔ کہ صالح سے موجودہ وقت میں جب ہم بات کر رہے ہیں کام ہو رہا ہے۔ موجودہ وقت کو زمانۂ **حال** کہتے ہیں۔

مثال نمبر (۳) سے یہی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ کرپال نے ابھی کام شروع نہیں کیا ہے۔ کچھ وقت گزرنے پر آنے والے وقت میں کام کریگا۔ آنے والے وقت کو زمانہ **مستقبل** کہتے ہیں۔

مثال نمبر (۴) سے موجودہ وقت اور آنے والے وقت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ ایسے وقت کو **مضارع** کہتے ہیں۔

مشق

ماضی۔ حال۔ مستقبل اور مضارع معلوم کرو:۔

(۱) ملکھراج گیا۔ وشوامتر آئیگا۔ شانتی جارہی ہے۔ مجید آتا ہے اسلم رورہا ہے۔ سیتا سوت کات رہی ہے۔ وہ آپ کے گھر نہیں آئیں گے۔ اس نے روٹی نہیں کھائی۔ وہ ابھی روٹی کھائے۔ وہ کام کرے یا نہ کرے ؛

(۲) خالی جگہوں کو زمانہ کے لحاظ سے فعل لگاکر پُر کرو :۔
مَیں اُن کے گھر . . . . تھا۔ وہ میرے پاس کل (ماضی)...
. . وہ میرے پاس کل (آئندہ) . . . . تم اس وقت
کیا . . . ہو ؛

فعل لازم

ان جملوں کو پڑھو :۔

(۱) رفیق آیا۔ رام گیا۔ سوہن رویا۔ موہن ہنسا۔ احمد سویا۔
دیکھو آیا۔ گیا۔ رویا۔ ہنسا اور سویا الفاظ کاموں کو ظاہر کررہے ہیں۔ رفیق۔ رام۔ سوہن۔ موہن اور احمد ان کاموں کے کرنے والے ہیں۔ کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں ؛

اُوپر کے جملوں میں فاعل اور ظاہر کرنے والے الفاظ سے ہی جملے پُورے ہو جاتے ہیں۔ بات سمجھ میں آنے کے لئے کسی تیسرے لفظ کی ضرورت نہیں رہتی۔ یعنی فعل کو فاعل کے سوا کسی اور کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایسے فعل کو جو

صرف فاعل کے ساتھ ہی اپنا پورا مطلب ظاہر کر دیں۔ اور مو
کی ضرورت نہ ہو فعل لازم کہلاتے ہیں ؂

فعل متعدی

ان جملوں کو ساتھ ساتھ پڑھو:۔

	(۱)	(۲)
(۱)	کرشن نے کھائی۔	کرشن نے روٹی کھ
(۲)	افضل نے لکھا۔	افضل نے خط لکھ
(۳)	قصاب نے ذبح کیا۔	قصاب نے دنبہ ذبز

دیکھو نمبر (۱) جملوں سے مطلب پورا سمجھ میں نہ
ضرور پوچھنا پڑتا ہے۔ کیا چیز کھائی۔ کیا لکھا۔ ک
کیا ؂ نمبر (۲) جملوں میں ایک تیسرے لفظ نے
پوری کر دی۔ اور مطلب پورا سمجھ میں آیا۔ یعنی کا
والے (فاعل) کو کام (فعل) کرنے کے لئے ایک او
ضرورت ہے۔ جس پر کام کرے۔ جس پر کام کا اثر
وہ مفعول کہلاتا ہے۔ اس لئے جو فعل فاعل
مفعول کو بھی چاہے۔ اُسے فعل متعدی کہتے ہ

مشق

نیچے دئے ہوئے جملوں میں فعل لازم اور فعل متعدی معلوم
(۱) میں سویرے اُٹھ کر باغ میں چلا گیا (۲) وہاں سے چار

(۳) پرندے گا رہے تھے (۴) میں نے تالی بجائی (۵) وہ اڑ گئے
ب ہنسا۔ دوڑ کر گھر آیا (۶) روٹی کھائی۔ مدرسہ چلا گیا (۷)
سے کتاب خریدی (۸) کھادی کمرے میں لڑکے کھادی بُن رہے تھے

فعل مثبت

ان جملوں کو پڑھو :-
ق آیا۔ رام گیا۔ سوہن رویا (۲) کرشن نے روٹی کھائی۔
ل نے خط لکھا ۔
ے جملوں میں آیا۔ گیا۔ رویا۔ کھائی اور لکھا ایسے فعل ہیں
متعلق اگر سوال کیا جائے۔ کیا رفیق آیا؟ کیا کرشن نے
ائی؟ تو جواب "ہاں" ہوگا۔ ایسے فعل کو جس سے کام
یا ہونا ثابت ہو **فعل مثبت** کہتے ہیں ۔

فعل منفی

ن جملوں کو پڑھو :-
ں نہیں آیا۔ رام نہیں گیا۔ سوہن نہیں رویا (۲)
نے روٹی نہیں کھائی۔ افضل نے خط نہیں لکھا ۔
ے جملوں میں کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جاتا ہے اس
فعلوں کو جن سے کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا ظاہر ہو **فعل منفی** کہتے ہیں

مشق

ت فعلوں کو منفی اور منفی فعلوں کو مثبت بناؤ :-

وہ لاہور گیا۔ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤنگا۔ مجھے سبق بخوبی یاد ہے۔ ج
نہیں آتا۔ یہ میری اٹیرن ہے۔ یہ پونیاں اچھی نہیں ہیں۔ رحیم ملک نے ک
نہیں پڑھی۔ تم بدیسی کپڑے پہنتے ہو ؛

فعل معروف

(۱) رام لال گیا۔ شمبھو ناتھ آیا۔ احمد نے خط لکھا۔ مدان نے نقـ
میں نے کتاب لی ؛ اُوپر کے جملوں میں "گیا" فعل اور "رام
فاعل "آیا" فعل اور "شمبھو ناتھ" فاعل "لکھا" فعل ا
فاعل "کھینچی" فعل اور "مدان" فاعل "لی" فعل اور "میں"
معلوم ہوتے ہیں

ایسے فعل کو جس کا فاعل معلوم ہو یعنے جملے میں اس کا ذ
ہو فعل معروف کہتے ہیں ؛

فعل مجہول

ان جملوں کو پڑھو :-

کتاب اُٹھائی گئی۔ خط لکھا گیا۔ تصویر کھینچی گئی۔ کُتا مارا گ
کھائی گئی ؛ اُوپر کے جملوں میں یہ معلوم نہیں کہ اٹھا
لکھنے والا۔ کھینچنے والا۔ مارنے والا اور کھانے والا کون
یعنی اُن کے فاعل معلوم نہیں ہیں۔ ایسے فعل کو جس کا صر
ہی معلوم ہو اور فاعل معلوم نہ ہو فعل مجہول کہتے ہیں
فعل ماضی کے اخیر میں گیا۔ گئے گئی۔ گئیں واحد اور جمع کے مطا

...ل ماضی مجہول بناتے ہیں ؛

مشق

...ں معروف اور مجہول بتاؤ :-

...ے گھاس چر رہی ہے - کتاب لکھی گئی - پانی گرا - مینہ برسا - شہر
... - کمرے کو صاف کیا گیا - بڑھئی نے کرسی بنائی - کاپی کاٹی گئی - کپڑا بن گیا

فعل ناقص

...ن جملوں کو ساتھ غور سے پڑھو :-

(۱)	(۲)
...شرف ہے -	اشرف حاضر ہے -
تم ہو -	تم حاضر ہو -
...وہ ہے (ہیں)	وہ حاضر ہے (ہیں)
میں ہوں	میں حاضر ہوں
...وہ تھا (تھے)	وہ حاضر تھا (تھے)
...وہ تھی (تھیں)	وہ حاضر تھی (تھیں)
تو تھا	تم حاضر تھے
...وہ رہا	وہ حاضر رہا

...جملوں میں بات پوری نہیں ہے اور ۲ جملوں میں بات
...ہے ہیں - ہو - ہوں - تھا - تھے - تھیں - اور رہا فعل
...ن لیے فعل ہیں کہ جب تک ان کے ساتھ کوئی اور لفظ نہ
...ے پورے معنی نہیں دیتے - اس لیے فعل ناقص کہلاتے ہیں ؛

مشق

فعل ناقص بتاؤ:-

اشرف شریف ہے - تم دانا ہو۔ وہ روٹی کھاتا تھا - اکرم چل رہا ہے
یہ پھل کچا ہے - یہ آدمی اچھا نہیں - کیا تم لکھ سکتے ہو؟

فعل ماضی کی قسمیں

ان جملوں کو پڑھو:-

(۱) وہ آیا (۲) وہ آیا ہے (۳) وہ آیا تھا (۴) وہ آتا تھا (۵) وہ آتا (۶) وہ آیا ہوگا ؛ اوپر کے جملوں میں ہر فعل ۔ فعل ماضی ہے۔ مگر ہر ایک فعل کے معنی میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہے - نمبر (۱) مثال میں وقت کی نزدیکی یا دوری کا اندازہ کرنا مشکل ہے - اسے ماضی مطلق کہتے ہیں ؛ نمبر (۲) مثال میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کام ابھی ابھی ختم ہوا ہے- اسے ماضی قریب کہتے ہیں ؛ نمبر (۳) مثال میں وقت کا اندازہ گزرے ہوئے زمانے میں دور معلوم ہوتا ہے - اسے ماضی بعید کہتے ہیں ؛ نمبر (۴) مثال میں گزرے ہوئے زمانے کا خیال اس طرح سے آتا ہے۔ کہ کام جاری تھا ختم نہیں ہوا تھا - اسے ماضی استمراری یا ماضی ناتمام کہتے ہیں ؛ نمبر (۵) مثال میں یوں تو گزرے ہوئے زمانے میں کام نہ ہونے کا اظہار ہے- لیکن ساتھ ہی شرط یا آرزو یا خواہش یا تمنا بھی ظاہر ہوتی ہے اسے ماضی شرطیہ یا تمنائی کہتے ہیں ؛ مثال نمبر (۶) میں گزرے ہوئے زمانے میں کام کے ہونے کے متعلق شک ہے - یقین نہیں اسے ماضی شکیہ یا احتمالی کہتے ہیں

پس ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ماضی کی چھ قسمیں ہیں:۔

(۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری (ناتمام) (۵) ماضی شرطیہ (تمنائی) (۶) ماضی شکیہ (احتمالی)

صیغہ اور گردان

غور سے پڑھو:۔

روز چلنا اچھا ہے۔ وہ چلا[۱]۔ وہ چلتا ہے[۲]۔ وہ چلیگا[۳]۔ وہ چلا ہے[۴] وہ چلا تھا[۵]۔ وہ چلتا تھا[۶]۔ وہ چلے[۷]۔ وہ چلا ہوگا[۸]۔ چل[۹]۔ مت چل[۱۰]

دیکھو چلنا مصدر سے یہ دس صورتیں بنی ہیں۔ فعل کی ایسی ہر صورت کو صیغہ کہتے ہیں۔ ہر صیغہ حالت کے لحاظ سے متکلم حاضر یا غائب ہوتا ہے:۔

ہر صیغہ تعداد کے لحاظ سے واحد یا جمع ہوتا ہے:۔

ہر صیغہ جنس کے لحاظ سے مذکر یا مؤنث ہوتا ہے:۔

	مثال	حالت	تعداد	جنس
(۱)	میں چلا	متکلم	واحد	مذکر
(۲)	ہم چلے	؍؍	جمع	؍؍
(۳)	میں چلی	؍؍	واحد	مؤنث
(۴)	ہم چلے	؍؍	جمع	؍؍
(۵)	تو چلا	حاضر (مخاطب)	واحد	مذکر
(۶)	تم چلے	؍؍	جمع	؍؍

	مثال	حالت	تعداد	جنس
(۷)	تو چلی	حاضر (مخاطب)	واحد	مؤنث
(۸)	تم چلیں	"	جمع	"
(۹)	وہ چلا	غائب	واحد	مذکر
(۱۰)	وہ چلے	"	جمع	"
(۱۱)	وہ چلی	"	واحد	مؤنث
(۱۲)	وہ چلیں	"	جمع	"

اس سے یہ معلوم ہُوا کہ فعل کی بارہ صورتیں یا صیغے ہوتے ہیں۔ اس طرح فعل کی تمام صورتیں بیان کرنا **گردان** کہلاتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مضارع۔ امر اور نہی میں جنس کا لحاظ نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے صیغے بھی اتنے نہیں آتے ؛

ماضی مطلق کی گردان

مصدر چلنا سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں چلا	ہم چلے	میں چلی	ہم چلے
مخاطب	تو چلا	تم چلے	تو چلی	تم چلیں
غائب	وہ چلا	وہ چلے	وہ چلی	وہ چلیں

مصدر کی علامت "نا" دُور کرنے کے بعد واحد مذکر کے لئے (ا)، جمع مذکر بنانے کے لئے (ے)، واحد مؤنث بنانے کے لئے (ی) اور جمع

مؤنث بنانے کے لئے (یں) زیادہ کرتے ہیں ۔

جمع متکلم کا صیغہ مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں آتا ہے ۔ اگر علامت مصدر دُور کرنے کے بعد "آ" یا "و" رہے تو "یا" لگاؤ جیسے آنا سے آیا ۔ سونا سے سویا ۔ لیکن جانا سے گیا ۔ اور کرنا سے کیا اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں ۔

مشق

(۱) دَوڑنا ۔ سونا ۔ ملنا ۔ بولنا اور لکھنا مصدروں سے ماضی مطلق کی گردانیں بناؤ

ماضی قریب کی گردان

مصدر "آنا" سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں	میں آئی ہوں	ہم آئے ہیں
مخاطب	تو آیا ہے	تم آئے ہو	تو آئی ہے	تم آئی ہیں
(عزت کے لحاظ سے)	آپ آئے ہیں	آپ آئے ہیں	آپ آئی ہیں	آپ آئی ہیں
غائب	وہ آیا ہے	وہ آئے ہیں	وہ آئی ہے	وہ آئی ہیں

ماضی مطلق کے اخیر میں "ہوں" "ہیں" "ہو" اور "ہے" لگانے سے ماضی قریب بنتی ہے ۔

مشق

لینا ۔ اُٹھنا ۔ لانا اور سمجھنا سے ماضی قریب کے صیغے بناؤ ۔

ماضی بعید کی گردان

مصدر "جانا" سے

حالت	مذکر واحد	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں گیا تھا	ہم گئے تھے	میں گئی تھی	ہم گئے تھے
مخاطب	تو گیا تھا	تم گئے تھے	تو گئی تھی	تم گئی تھیں
غائب	وہ گیا تھا	وہ گئے تھے	وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں

ماضی مطلق کے اخیر میں تھا۔ تھے۔ تھی اور تھیں لگنے سے ماضی بعید کے صیغے تعداد اور جنس کے لحاظ سے بنتے ہیں۔

ماضی استمراری دنا تمام کی گردان

مصدر "لانا" سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں لاتا تھا	ہم لاتے تھے	میں لاتی تھی	ہم لاتے تھے
مخاطب	تو لاتا تھا	تم لاتے تھے	تو لاتی تھی	تم لاتی تھیں
غائب	وہ لاتا تھا	وہ لاتے تھے	وہ لاتی تھی	وہ لاتی تھیں

علامت مصدر دور کرنے کے بعد "تا تھا۔ تے تھے۔ تی تھی اور تی تھیں زیادہ کرنے سے تمام صیغے ماضی ناتمام کے بنتے ہیں۔

مشق

اُٹھانا۔ تھوکنا۔ گرانا اور بولنا مصدروں سے ماضی ناتمام کے صیغے بناؤ۔

ماضی شرطیہ یا تمنائی کی گردان

مصدر "کرنا" سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں کرتا	ہم کرتے	میں کرتی	ہم کرتے
مخاطب	تُو کرتا	تُم کرتے	تو کرتی	تم کرتیں
غائب	وہ کرتا	وہ کرتے	وہ کرتی	وہ کرتیں

علامت مصدر "نا" گرانے کے بعد تا۔ تے۔ تی اور تیں لگانے سے تعداد اور جنس کے مطابق تمام صیغے بنتے ہیں۔

ماضی شکیہ یا احتمالی کی گردان

مصدر "آنا" سے ماضی مطلق آیا

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں آیا ہونگا	ہم آئے ہونگے	میں آئی ہونگی	ہم آئے ہونگے
مخاطب	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	تو آئی ہوگی	تم آئی ہونگی
غائب	وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہونگے	وہ آئی ہونگی	وہ آئی ہونگی

ماضی مطلق کے اخیر میں "ہوں گا" "ہونگے" "ہوگی اور ہوں گی لگانے سے ماضی شکیہ کے تمام صیغے جنس اور تعداد کے لحاظ سے بنتے ہیں:

مشق

(۱) اکڑنا چیخنا۔ سونا۔ ہلانا سے ماضی شرطیہ اور شکیہ کی گردانیں الگ الگ کرو۔

(۲) جاگنا۔ چڑانا۔ بہانا مصدروں سے ماضی شکیہ کی گردان کرو۔

شغل حال

ان جملوں کو پڑھو:-

الف	ب
اشرف کھیلتا ہے	اشرف کھیل رہا ہے

گھوڑا چلتا ہے — گھوڑا چل رہا ہے

سیتا دوڑتی ہے — سیتا دوڑ رہی ہے

ان مثالوں میں کھیلتا ہے ۔ چلتا ہے ۔ دوڑتی ہے ۔ کھیل رہا ہے ۔ چل رہا ہے ۔ دوڑ رہی ہے ۔ ایسے فعل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کام موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے ۔ اس لئے انہیں فعل حال کہتے ہیں

حصّہ الف کی مثالوں کے فعل ایسے ہیں جن سے کام کا ہونا یا کرنا موجودہ زمانے میں عادت کے طور پر پایا جاتا ہے ۔ ایسے افعال کو فعل حال مطلق کہتے ہیں

حصّہ ب کی مثالوں کے فعل ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کام موجودہ زمانے میں جاری ہے ۔ اس لئے انہیں فعل حال ناتمام کہتے ہیں ۔

فعل حال مطلق کی گردان

مصدر "آنا" سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں آتا ہوں	ہم آتے ہیں	میں آتی ہوں	ہم آتے ہیں
مخاطب	تو آتا ہے	تم آتے ہو	تو آتی ہے	تم آتی ہو
عزت	آپ آتے ہیں	آپ آتے ہیں	آپ آتی ہیں	آپ آتی ہیں
غائب	وہ آتا ہے	وہ آتے ہیں	وہ آتی ہے	وہ آتی ہیں

علامت مصدر "نا" دور کرنے کے بعد تا ہوں ۔ تے ہیں ۔ تی ہوں ۔ تا ہے ۔ تے ہو ۔ تی ہے اور تی ہیں ۔ تعداد اور جنس کے لحاظ سے لگا کر تمام صیغے بن جاتے ہیں ۔

فعل حال ناتمام کی گردان

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں آرہا ہوں۔	ہم آرہے ہیں۔	میں آرہی ہوں۔	ہم آرہے ہیں
مخاطب	تو آرہا ہے۔	تم آرہے ہو۔	تو آرہی ہے۔	تم آرہی ہو
مخاطب عزت	آپ آرہے ہیں	آپ آرہے ہیں	آپ آرہی ہیں	آپ آرہی ہیں
غائب	وہ آرہا ہے۔	وہ آرہے ہیں۔	وہ آرہی ہے	وہ آرہی ہیں۔

علامت مصدر ہٹانے کے بعد رہا ہوں۔ رہے ہیں۔ رہی ہوں۔ رہے ہو۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔ رہی ہو اور رہی ہیں لگانے سے جنس اور تعداد کے مطابق تمام صیغے بن جاتے ہیں:

مشق

لکھنا۔ چلنا۔ سیکھنا اور بلانا مصدروں سے فعل حال مطلق اور فعل حال دوامی کی گردانیں کرو

فعل مستقبل

ان جملوں کو پڑھو:۔

الف	ب
میں باجا سنوں گا	میں باجا سنتا رہوں گا
تم سوچو گے	تم سوچتے رہو گے
ہم بیٹھیں گے	ہم بیٹھے رہیں گے۔

ان مثالوں میں جتنے فعل ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا۔ اس لئے انہیں **فعل مستقبل** کہتے ہیں:

الف کی مثالوں میں کام کا ہونا یا کرنا آئندہ زمانے میں معمولی طور پر پایا جاتا ہے۔ انہیں **فعل مستقبل مطلق** کہتے ہیں: ب کی مثالوں سے آئندہ زمانے میں کام کرنے یا ہونے کے علاوہ کام کا جاری رہنا بھی پایا جاتا ہے۔ انہیں **مستقبل دوامی** کہتے ہیں:

فعل مستقبل مطلق کی گردان

مصدر "آنا" سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں آؤں گا	ہم آئیں گے	میں آؤں گی	ہم آئیں گے
مخاطب مساوات	تو آئے گا	تم آؤ گے	تو آئے گی	تم آؤ گی
مخاطب عزت	آپ آئیں گے	آپ آئینگے	آپ آئیں گی	آپ آئینگی
غائب	وہ آئیگا	وہ آئینگے	وہ آئے گی	وہ آئیں گی

فعل مستقبل مطلق بنانے کے لئے علامت مصدر دور کرنے کے بعد "وُں گا" "ئیں گے" "وُں گی" "ئے گا" "وُ گے" "ئے گی" اور "ئیں گی" لگاتے ہیں۔ اور اس طرح تمام صیغے تعداد اور جنس کے لحاظ سے بنتے ہیں۔

فعل مستقبل دوامی کی گردان

مصدر "آنا" سے

حالت	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
متکلم	میں آتا رہونگا	ہم آتے رہینگے	میں آتی رہوں گی	ہم آتے رہینگے
مخاطب مساوات	تو آتا رہیگا	تم آتے رہوگے	تو آتی رہے گی	تم آتی رہوگی
مخاطب عزت	آپ آتے رہینگے	آپ آتے رہینگے	آپ آتی رہیں گی	آپ آتی رہیں گی
غائب	وہ آتا رہیگا	وہ آتے رہینگے	وہ آتی رہے گی	وہ آتی رہیں گی

علامت مصدر دور کرنے کے بعد ماضی شرطیہ کے صیغے بنانے کی علامتیں جنس اور تعداد کے مطابق لگاتے ہیں اور پھر رہونگا۔ رہینگے۔ رہونگی۔ رہیگا۔ رہوگے۔ رہوں گی

رہیں گی اور رہے گی تعداد اور جنس کے لحاظ سے بڑھا دیتے ہیں مستقبل دوامی
کے سارے صیغے بن جاتے ہیں ؛

مشق

فعل مستقبل مطلق اور مستقبل دوامی کے صیغے معلوم کرو

(۱) آج مینہ برسے گا (۲) شالامار باغ میں پھول کھلتے ہی رہینگے (۳) یہ چمن یونہی رہیگا
اور ہزاروں جانور (۴) ہم سنائیں حالِ دل اور آپ فرمائینگے کیا (۵) نہ بھولو ہمیں ایک دن
آئیگا جب (۶) ہمیشہ ہمیں یاد کرتے رہو گے ؛
چند مثالیں دو جن سے معلوم ہو کہ تم مستقبل مطلق اور مستقبل دوامی کا فرق
اچھی طرح سمجھ گئے ہو ؛

مضارع

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) اس سے بولو کہ جلدی آئے (۲) ان سے کہو کہ وقت پر جائیں۔
(۳) میں خود اس کتاب کو پڑھوں (۴) تم آؤ تو پھر بات کریں ؛
ان جملوں میں آئے ۔ جائیں ۔ پڑھوں ۔ آؤ اور کریں ایسے فعل ہیں
جن سے کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے یا آنے والے زمانے میں پایا جاتا
ہے ۔ ایسے فعل کو جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں
مضارع کہتے ہیں ؛

فعل مضارع کی گردان

مصدر "آنا" سے

مذکر اور مؤنث کے لئے ایک ہی قسم کے صیغے آتے ہیں ۔

حالت	واحد (مذکر یا مؤنث)	جمع (مذکر یا مؤنث)
متکلم	میں آؤں	ہم آئیں
مخاطب مساوات	تو آئے	تم آؤ
مخاطب عزت	آپ آئیں	آپ آئیں
غائب	وہ آئے	وہ آئیں

مصدر کی علامت "نا" دُور کرنے کے بعد اگر "ا" یا "و" آخری حرف رہے تو "ئے" لگانے سے صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے ورنہ "ے" زیادہ کرتے ہیں جیسے کھانا سے کھائے۔ لانا سے لائے۔ چلنا سے چلے۔ ملنا سے ملے۔ علامت مصدر نکالنے کے بعد تمام ایسے صیغے بنانے کے لئے وُں ئیں۔ ئے۔ وُ تعداد کے لحاظ سے لگاتے ہیں۔

مشق

(۱) پکڑنا۔ لانا اور چلنا مصدروں سے مضارع کی گردان کرو۔ (۲) فعل مضارع کے صیغے پہچانو:۔ آپ فرمائیں تو میں سُنوں۔ میں آؤں تو کام بنے۔ کیا میں ان سے پوچھوں؟ وہ کہاں جائیں جن کا ٹھکانا نہیں۔ سُورج ڈوبے تو چاند نکلے۔

امر

ان جملوں کو پڑھو:۔

(۱) تکلی پر کاتنا سیکھو (۲) کرگہ پر کپڑا بنو (۳) استاد کا کہا مانو۔ (۴) ہمیشہ سچ بولو (۵) سبق پڑھو۔ ہنر سیکھو۔

دیکھو اُوپر کے جملوں میں کام کا کرنا یا ہونا نہیں پایا جاتا ہے۔ بلکہ کسی نہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ایسے فعل کو جس سے حکم دیا جائے فعل امر کہتے ہیں۔ چونکہ حکم ہمیشہ مخاطب کو ہی دیا جاتا ہے اس لئے اس کے دو ہی صیغے آتے ہیں۔ فعل امر میں بھی جنس کا لحاظ نہیں اس لئے مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں صیغے آتے ہیں۔

فعل امر کی گردان

مصدر "آنا" سے

حالت	واحد (مذکر یا مؤنث)	جمع (مذکر یا مؤنث)
مخاطب	تو آ	تم آؤ

علامت مصدر "نا" ہٹانے کے بعد جو صورت باقی رہ جائے وہی واحد حاضر (مخاطب) کا صیغہ ہوتا ہے۔ جمع بنانے کے لئے "ؤ" زیادہ کرتے ہیں۔

نہی

ان جملوں کو پڑھو :-

(۱) شور مت کرو (۲) جھوٹ مت بولو (۳) بھکاری نہ بنو (۴) بھیک نہ مانگو۔

اوپر کے جملوں میں فعل امر کی طرح کام کرنا یا ہونا نہیں پایا جاتا ہے۔ بلکہ کام نہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور مخاطب کو کام کرنے سے روکا جاتا ہے اس کے بھی وہی صیغے آتے ہیں اور جنس کا لحاظ نہیں۔

فعل نہی کی گردان

مصدر "آنا" سے

حالت	واحد (مذکر یا مؤنث)	جمع (مذکر یا مؤنث)
مخاطب	مت آ	مت آؤ

فعل امر کے پہلے مت یا نہ لگانے سے فعل نہی کے صیغے بن جاتے ہیں

مشق

امر اور نہی کے صیغے پہچانو :-

زندہ رہو۔ پڑھو اور لکھو۔ کسی کو نہ ستاؤ۔ نیکی کرو۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہ لو۔ خدمت۔ کسی کے دل کو مت دکھاؤ۔

متعلق فعل

ان جملوں کو ساتھ ساتھ پڑھو:-

الف	ب
مجید لکھتا ہے	مجید اچھا لکھتا ہے
عبدالرزاق کھاتا ہے	عبدالرزاق بہت کھاتا ہے
افضل چلتا ہے	افضل آہستہ چلتا ہے
تُم جاؤ	تُم وہاں جاؤ
تُم آؤ	تُم کب آؤ
وہ آیا ہے	وہ کس لئے آیا ہے

دیکھو حصّہ "الف" کی مثالوں میں فعلوں کے متعلق کوئی مزید بات نہیں جو ان کے معنی کی تفصیل بتائے۔ حصّہ "ب" کی مثالوں میں انہیں فعلوں کے معنی کی تفصیل "اچھا" "بہت" "آہستہ" "وہاں" "کب" اور "کس لئے" کے الفاظ بتا رہے ہیں۔

اچھا لکھنے کی کیفیت کو۔ بہت کھانے کی مقدار کو آہستہ چلنے کی حالت کو۔ وہاں جگہ کو۔ کب وقت کو اور کس لئے سبب کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ان لفظوں کا تعلق ان کے ساتھ آنے والے فعلوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے ایسے لفظ کو جس کا تعلق فعل کے ساتھ ہو متعلق فعل کہتے ہیں۔
متعلق فعل وہ کلمہ ہے جو فعل کی حالت تفصیل کے ساتھ بیان کرے ؛

مشق

متعلق فعل بتاؤ :-

تیز رو گھوڑا بہت تیز دوڑ رہا ہے ؛ بہت سے آدمی بہت کھاتے ہیں۔
وہ ٹھیک کہتا ہے کہ اس نے مجھ سے کچھ نہ سُنا ؛ وہ یہاں کب آیا ؛

آپ کدھر جا رہے ہیں ٭ آپ کس لئے زور زور سے چلاتے ہیں ٭ دھوپ بہت تیز ہے سخت سردی میں مدرسہ جانا مشکل ہوتا ہے ٭ آپ بجا فرماتے ہیں کہ میں آج دیر سے آیا

غیر مستقل کلمے (حروف)

ان جملوں کو ساتھ ساتھ غور سے پڑھو :-

الف	ب
(۱) کبوتر چھت بیٹھا	کبوتر چھت پر بیٹھا
(۲) جموں سرینگر دو سو میل فاصلہ	جموں سے سرینگر تک دو سو میل کا فاصلہ ہے
(۳) شام لال بیشک سکول ماسٹر	شام لال بیشک سکول ماسٹر ہے۔
(۴) میرا باپ مدرسہ ملازم	میرا باپ مدرسہ میں ملازم ہے
(۵) محمود اکرم مارا	محمود نے اکرم کو مارا

حصۂ الف کی مثالوں میں پورا مطلب سمجھ میں نہیں آتا ٭
حصۂ ب کی مثالوں میں "پر۔ سے۔ تک۔ کا۔ میں۔ نے اور کو" دو دو لفظوں کو ملا رہے ہیں۔ ہندوستانی میں کا۔ کے۔ کی۔ نے۔ پر۔ اوپر پہ۔ تک۔ سے۔ کو وغیرہ حروف ربط آتے ہیں ٭

الف	ب
(ب) اکبر اصغر چلے گئے	اکبر اور اصغر چلے گئے
صبح شام ورزش کرنا اچھا ہے	صبح و شام ورزش کرنا اچھا ہے
شام رام دونوں سے ایک آئیگا	شام یا رام دونوں سے ایک آئیگا

حصۂ الف مثالوں میں اکبر۔ اصغر۔ صبح شام۔ شام رام صاف طور

پر مطلب سمجھ میں نہیں آتا ہے ۔

حصہ ب کی مثالوں میں اور ۔ و ۔ یا حروف دو کلموں کو اس طرح ملاتے ہیں کہ مطلب واضح ہو جاتا ہے ۔ ایسے حروف کو حروف عطف کہتے ہیں ۔

(ج) اس جماعت میں شریف ہی اوّل رہتا ہے ۔ تو ہی ہے جو یہ کام کر سکتا ہے ۔

ان جملوں میں "ہی" ایسا حرف ہے جو خصوصیت پیدا کرتا ہے ۔ اس لئے ایسے حروف جو کسی کلمے کے معنی میں خصوصیت پیدا کرتے ہیں حروف تخصیص کہلاتے ہیں ۔

(د) واہ وا! کیا خوب نظارہ ہے

ہے ایک اُمڈا ہُوا دریا' اہاہا! آہاہا ہو ۔

ہے ہے یہ کیا ہُوا ۔ اُف ۔ ہائے کیا کہتے ہو؟

دیکھو ۔ واہ وا ۔ اہاہا ۔ آہاہا ہو ۔ خوشی کو ظاہر کرتے ہیں ۔

ہے ہے ۔ اُف ۔ ہائے ۔ رنج کو ظاہر کرتے ہیں ۔ ایسے کلمے جو خوشی یا رنج کے موقعے پر زبان سے نکلتے ہیں حروف فجائیہ کہلاتے ہیں

مشق

مناسب حروف لگا کر خالی جگہوں کو پُر کرو :-

سر سنگھ . . . . . پھلگام . . . . . لاری جاتی ہے ۔

کنول . . . . . پھول ڈل . . . . . بہت ہوتے ہیں ۔

یہ پھول خوبصورت . . . . . ہے . . . . . خوشبودار . . . . .

شالامار باغ . . . . . . کیا بہار ہوتی ہے ۔

قسم قسم . . . . پھول ہیں ۔ سبزہ ہے . . . . جی چاہتا نہیں . . . .
اس . . . . پاؤں رکھیں ؛
. . . . تم . . . . کیا اچھی بات کہی ؛
. . . . دوسری دفعہ ایسا نہ کرنا ؛

چند جملوں کی تحلیل صرفی

موہن خط لکھ رہا ہے :-

موہن :- اسم - خاص - مذکر فاعلی حالت میں ؛

خط :- اسم - عام - واحد - مذکر مفعولی حالت میں ؛

لکھ رہا ہے :- فعل متعدی - معروف - حال (نا تمام) مثبت - واحد - مذکر - غائب ؛

میرا گھوڑا خوب چلتا ہے :-

میرا :- ضمیر شخصی - واحد - مذکر - اضافی حالت میں متعلق گھوڑا ؛

گھوڑا :- اسم عام - واحد - مذکر فاعلی حالت میں ؛

خوب :- متعلق فعل جس کا تعلق "چلتا ہے" سے ہے ؛

چلتا ہے :- فعل لازم معروف - حال (مطلق) مثبت - واحد - مذکر - غائب ؛

وہ اچھی لڑکی ہے :-

وہ :- ضمیر شخصی - واحد - مؤنث - فاعلی حالت میں ؛

اچھی :- صفت - ذاتی - واحد - مؤنث ؛

لڑکی :- اسم عام - واحد - مؤنث - موصوف ؛

ہے :- کلمہ ربط ؛

تحلیل صرفی کرو

(۱) احمد باغ میں ہے (۲) نشاط باغ مغل بادشاہوں نے بنایا ہے (۳) ویری ناگ دریائے جہلم کا منبع ہے (۴) اوہو۔ تم ابھی تک کہاں تھے (۵) اس نے مجھے دس روپیہ کا نوٹ دیا (۶) گھوڑا چلتا ہے (۷) یہ گھوڑا بہت تیز دوڑتا ہے (۸) رحیم اور کریم مدرسہ جا رہے ہیں (۹) اس سرخ رنگ کے پھول کا کیا نام ہے (۱۰) گلاب کا پھول پھولوں کا بادشاہ ہے۔

اعادہ

(۱) ان جملوں کو پڑھو:۔

(۱) رام آیا (۲) رام نے کتاب خریدی۔

ان جملوں کے پڑھنے سے پورا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ ایسی بات کو کلام کہتے ہیں۔ نمبر (۱) مثال میں دو کلمے ہیں۔ رام اور آیا دونوں بامعنی ہیں۔ کلام کے ایسے بامعنی جزوں کو مستقل کلمے کہتے ہیں۔ نمبر (۲) مثال میں "نے" ایک ایسا جزو ہے جو تنہا بولنے پر بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کلام میں ربط پیدا کرکے بامعنی ہو جاتا ہے۔ کلام کے ایسے جزو کو غیر مستقل کلمہ کہتے ہیں۔

اجزاء کلام

نیچے دی ہوئی مثالیں پڑھو۔

(۱) کرشن ۔ ۔ ۔ ۔ اسم (۲) کرشن نے مارا ۔ اسم ۔ حرف ۔ فعل (۳) کرشن نے تم کو مارا ۔ اسم ۔ حرف ۔ ضمیر ۔ فعل (۴) کرشن نے تم کو بہت مارا ۔ اسم ۔ حرف ۔ ضمیر ۔ حرف ۔ متعلق فعل ۔ فعل (۵) بہادر کرشن نے تم کو بہت مارا ۔ صفت ۔ اسم ۔ حرف ۔ ضمیر ۔ حرف ۔ متعلق فعل ۔ فعل۔

دیکھو۔ کوئی جملہ ہو۔ اس میں صرف چھ قسم کے کلمے پائے جائینگے ۔ اسم ۔ حرف ۔ فعل ضمیر۔ صفت متعلق فعل۔ کلام بننے کے لئے ان میں سے کم از کم دو جزو ضروری ہیں۔ کبھی ایک ہی جزو سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن پاد رکھنا چاہیئے۔ کہ محذوف جزو موجود ہوتا ہے۔ جیسے جاؤ۔ اصل میں "تم جاؤ" ہے ۔

گردان

(۱) اسم خاص کی گردان نہیں ہوتی ہے۔ رام ۔ احمد (۲) اسم عام کی گردان۔ واحد ۔ جمع ۔ مذکر ۔ مؤنث ۔ جیسے لڑکا ۔ لڑکے ۔ لڑکی ۔ لڑکیاں ۔

(۳) صفت کی گردان ۔ واحد ۔ جمع ۔ مذکر ۔ مؤنث ۔ جیسے اچھا ۔ اچھے ۔ اچھی ۔ اچھیاں ۔ (۴) ضمیر کی گردان ۔ واحد ۔ جمع ۔ میں آیا ۔ ہم آئے ۔ تو ۔ تم ۔ وہ

(۵) فعل کی گردان ۔ حالت ۔ تعداد ۔ جنس ۔ متکلم ۔ مخاطب ۔ غائب ۔ واحد ۔ جمع ۔ مذکر ۔ مؤنث ۔

تمت بالخیر

مطبوعہ گلشن پریس
سرینگر